حکومت نے سکھوں اور انگریزیوں کی فوج کی طرح تحریکِ نفاذِ شریعت کو وحشیانہ تشدد سے کچل کر ماضی کی یاد تازہ کر دی ہے۔ اور اپنے فکر و اعتقاد سے بھی تمام پردے ہٹا دیئے ہیں۔ ہمیں یہ بات سمجھنے میں اب کوئی دشواری نہیں کہ حکومت جس تحریک کو اپنے طور پر غلط سمجھتی ہے (خواہ وہ کتنی ہی مضبوط اور مسلح کیوں نہ ہو) اسے کچلنے سے دریغ نہیں کرتی۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کراچی پاکستان کا شہر نہیں؟ حکومت وہاں مسلح فوج کشی کر کے قاتلوں اور دہشت گردوں کو کیوں ختم نہیں کرتی؟ اور مالاکنڈ میں کیوں فوج کشی کرتی ہے؟ حکومت کا یہ دوہرا معیار اس بات کا بین ثبوت ہے کہ وہ دونوں مقامات پر امریکی مفادات کا تحفظ کر رہی ہے۔ اور اسکی واضح دلیل یہ ہے کہ مالاکنڈ میں نفاذِ شریعت کا مطالبہ کرنے والے امریکہ کے نزدیک دہشت گرد اور بنیاد پرست ہیں اور کراچی میں قتل و غارت گری امریکی منصوبوں کی تکمیل ہے۔

امریکہ کراچی کو بنکاک اور ہانگ کانگ کی طرح بدکاری، آبرو باختگی اور زنا و شراب کا بین الاقوامی کھلا شہر بنا کر ہماری فکری و نظریاتی حیثیت اور شناخت کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ اور یہی موجودہ حکومت کا بھی اصل ہدف، مطمع نظر اور ناپاک منصوبہ ہے۔

یہ ہمارے جاگنے اور ملک بچانے کا وقت ہے۔ عقیدہ و ایمان بچانے اور اسکی حفاظت کرنے کا وقت ہے۔ اور اگر ہم اب بھی نہ جاگے تو پھر ہماری عزت محفوظ رہے گی اور نہ عقیدہ و فکر۔ اور پھر خدانخواستہ یہ ملک بھی داؤ پر لگ سکتا ہے۔ جاگئے اور اپنی حفاظت کیجئے۔ ورنہ

ہماری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں۔

جناب محمد صلاح الدین کی شہادت

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

پاکستان کے مایہ ناز مجاہد اور بیباک صحافی، ہفت روزہ تکبیر کے مدیر اعلیٰ جناب محمد صلاح الدین کو اتوار ۴ دسمبر کی شب کراچی میں نہایت سفاکی سے قتل کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ حسب معمول اپنے دفتر سے کام مکمل کر کے گھر کے لئے روانہ ہوئے ہی تھے کہ بزدل اور اجرتی قاتلوں نے ان کا جسم گولیوں سے چھلنی کر دیا جناب صلاح الدین شہید ایک سیلف میڈ انسان تھے۔ انہوں نے غربت میں آنکھ کھولی، محنت مزدوری کی اور اسی دوران تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اپنی اور خاندان کی کفالت کے لئے دوران تعلیم بطور موٹر مکینک، ڈینٹر، ویلڈر، سینٹری فٹنگ، سائیکل مرمت، پنکچر لگانے اور گھڑی سازی کے کام کرتے رہے۔ اسی دوران انہوں نے ایم اے سیاسیات کیا۔ ۱۹۵۷ء میں سکول مدرس ہوئے۔ ۱۹۶۴ء تا ۷۰ روزنامہ حریت میں بطور سب ایڈیٹر کام کیا ۷۰ء میں روزنامہ جسارت ملتان و کراچی سے منسلک ہو گئے۔ ۱۹۸۴ء میں اپنا ہفت روزہ تکبیر کے نام سے جاری کیا۔ جو دیکھتے ہی

دیکھتے آسمانِ صحافت پر چھا گیا اور انٹرنیشنل سطح پر پاکستان کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا واحد نیوز میگزین بن گیا۔ بھٹو شاہی میں عوام کے بنیادی و سیاسی حقوق کی جنگ کی پاداش میں سات مرتبہ گرفتار ہوئے اور ڈھائی سال قید کاٹی۔ ۱۹۷۴ء میں کولمبیاء یونیورسٹی نے انہیں آزادیٔ صحافت کے لئے قربانیاں دینے پر اعزاز دیا۔ ۸۰ میں انسانی حقوق کمیشن نے ہیومن رائٹس ایوارڈ دیا۔ ۸۸ء میں صحافتی خدمات کے اعتراف میں اے پی این ایس نے ٹرافی دی۔ انہوں نے ایک درجن سے زائد سیاسی و دینی کتب تصنیف کیں۔ لسانی تعصب، دہشت گردی اور دین دشمنوں کے خلاف "تکبیر" کی صدائے رستاخیز بلند کی اور وہ بلند ہوتی چلی گئی۔ وہ جہادِ افغانستان، جہادِ کشمیر، جہاد الجزائر، جہادِ بوسنیا، جہادِ تاجکستان اور جہاد فلسطین کی نمائندہ آواز تھے۔ انہوں نے تکبیر کو ملک اور دین دشمنوں کی راہ میں سنگِ مزاحم بنا دیا تھا۔ اس جرم بے گناہی کی سزا کے طور پر ماضی میں ان پر قاتلانہ حملے ہوئے مگر انہوں نے کوئی حفاظتی گارڈ نہیں رکھا۔ ان کا مکان جلایا گیا۔ تکبیر کی اشاعت روکنے کی کوشش کی تو وہ اسے لاہور سے چھپوا کر ملک دشمنوں کے عزائم سے قوم کو باخبر کرتے رہے۔ وہ لکھتے رہے اور مسلسل لکھتے رہے اپنا فریضہ اداء کرتے رہے۔ ان کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ ....

ہم یقین سے کہتے ہیں کہ گزشتہ چھے ماہ کے تکبیر کی فائل ہی ان کے قتل کا سبب بنی ہے۔ خلیج میں امریکی مداخلت، کویت، قطر اور سعودی عرب میں امریکی فوجیوں کا پڑاؤ۔ آپریشن ییلو سٹارم کے منصوبہ کا افشاء اور گوادر کی عمان کی وساطت سے امریکہ کو فروخت کراچی میں امریکی اور یورپی ممالک کی دلچسپیاں اور سازشیں ایسے عنوانات اور ایسے منصوبوں کو بروقت عوام تک پہنچانا.... اس عہد خراب میں مرنے اور مٹ جانے کی ہی آرزوئیں تو ہیں۔

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

انہوں نے برطانوی جریدے این آئی ٹی کی رپورٹ شائع کی جس میں لکھا تھا........ "آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک، تیسری دنیا کے خلاف امریکہ کے خفیہ ہتھیار ہیں۔ قرضے دیکر ترقی پذیر ممالک کو نچوڑا جا رہا ہے۔" انہوں نے ہی یہ راز افشاء کیا کہ ۲۶ اگست ۱۹۸۹ء میں پاکستان کا گم ہونے والا فوکر طیارہ بھارت نے مار گرایا تھا۔ جسے بھارت نے غلط فہمی کا شاخسانہ قرار دیا اور آنجہانی راجیو کی درخواست پر بے نظیر نے یہ خبر دبا دی"

انہوں نے لکھا: پاکستان برائے فروخت ہے۔ ساحلوں، بندرگاہوں، تیل کے ذخائر، کوئلے کی کانوں اور توانائی کے منصوبوں کا خفیہ سوداء ہو چکا ہے"

"جنگ خلیج کی آڑ میں عرب ممالک پہنچنے والی مغربی افواج کی اگلی منزل پاکستان ہے۔ بہانہ اہم

مفادات کا تحفظ بنے گا"

صلاح الدین کل تھے .... آج نہیں........ مگر ان کی تحریریں زندہ ہیں، ان کی خدمات روشن ہیں۔ انہیں کون ختم کرے گا؟ انہیں ختم نہیں کیا جاسکتا۔

صلاح الدین...... آج دوستوں اور مخالفوں سے اپنی سچائی پر شہادت دینے کے صلہ میں برابر خراجِ تحسین وصول کررہا ہے۔ صلاح الدین۔ صحافت میں صلاح الدین ایوبی تھا۔ اس نے اپنے خون سے ایک شاندار تاریخ رقم کی ہے صلاح الدین زندہ رہے گا۔ مگر کراچی کو قتل و غارت گری اور دہشت گردی کا مرکز بنانے والے کراچی کے ذریعہ پاکستان کو فحاشی، عریانی اور بدمعاشی کا امریکی اڈہ بنانے والے ملک کو سستے داموں فروخت کرنے والے، قوم وطن اور دین کے غدار حکمران اور سیاست دان یاد رکھیں جب امریکہ آئے گا تو انہیں صلاح الدین بہت یاد آئے گا۔ صلاح الدین کا خون ناحق رائیگاں نہیں جائے گا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطاء فرمائے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ رب العزت ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے ہم آرزومند ہیں کہ "تکبیر" کے بقیۃ السیف ان کے مشن کو زندہ رکھیں گے۔

(بقیہ از صـ ۸)

مولانا شبیر احمد عثمانی کو زہر دیکر مارا کہ وہ اسلام کے نمائندہ تھے' 53ء میں تحریک ختم نبوت کو کچلا' ملک میں پہلا مارشل لاء لگایا' تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ کرنے والے 13 ہزار انسانوں کا خون ناحق بہایا' مسجدوں کا تقدس پامال کیا' ماؤں' بہنوں کی عزت و عفت کو تاراج کیا' زرداروں کا زر لوٹا' ننگ غریباں لوٹ لیا' وہ لوگ جنہوں نے سونار پاکستان کو بنگلہ دیش بنایا۔

تین لاکھ عورتوں کی کوکھ ناپاک کی۔

وہ جنہوں نے 90 ہزار فوجی بھارت کے قیدی بنائے۔

وہ لوگ جنہوں نے ضیاالحق' جنرل اختر عبدالرحمن سمیت 26 افراد کے قتل کی سازش پر دستخط کیے۔

وہ لوگ جنہوں نے افغانستان میں گروہ بندی کر کے جہاد اور انقلاب اسلامی کو سبوتاژ کرنے کی ناپاک سازش کی۔

وہی لوگ ہیں جنہوں نے شریعت محمدی ؐ مانگنے والوں کو موت کی وادی میں بے گور وکفن پھینک دیا۔

او ظالم وزردار! خدا ڈھانپ لے پردہ تیرا

او ھو وزیر اعظم صاحبہ نے فرانس میں بیٹھ کر یہ دیا کہ بیان دیا

ہے کہ "میں اگر پردہ دار ہوتی تو آج وزیراعظم نہ ہوتی۔" کتنا اچھا ہوتا آپ باپردہ عفت مآب ہوتیں اور وزیراعظم نہ ہوتیں۔ ڈبویا مجھ کو ہونے نے' نہ ہوتی تو' تو کیا ہوتا۔

آپ وزیراعظم نہ ہوتیں تو کراچی قتل گاہ نہ بنتی' دو سو سے زائد ملیں بند نہ ہوتیں' ہزاروں مزدور آٹے' چاول' مرچ مسالے' کپڑے اور مکان کو نہ ترستے' جیالے پولیس سے ملکر ڈاکے نہ مارتے۔ عوامی زندگی جمہوریت' ترقی پسندی' اسلامی سوشلزم اور نیو سوشل کنٹریکٹ کو نہ ترستی۔

بے کسی ہائے تماشہ کہ نہ دنیا ہے نہ دیں

○

تبدیلی فون نمبر
~~876620~~
5762954
میاں محمد اویس۔ ناظم مجلس احرار اسلام لاہور